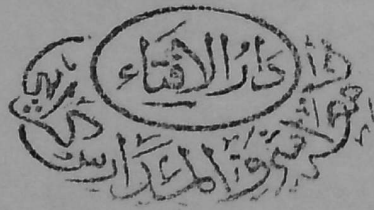


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدًا ومصليًا

واضح رہے کہ جو نمازیں انسان سے چھوٹ گئی ہوں ان کی قضاء کرنا ذمہ میں لازم ہوتا ہے، صرف توبہ کر لینے سے معاف نہیں ہوتیں خواہ وہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ قضا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نمازیں چھوٹ گئی ہوں اور ان کی تعداد معلوم ہو تو ان سب کی قضاء کرنا لازم ہو گا، اور اگر ان کی تعداد معلوم نہ ہو تو چھوٹی ہوئی نمازوں کا ٹھیک ٹھیک حساب لگائیں اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب لگانا ممکن نہ ہو تو محتاط اندازہ لگا کر ان کو ادا کرنے کی فکر کریں، اور اس کے لیے کوئی خاص وقت متعین نہیں، اپنے ضروری کاموں کے علاوہ دوسرے اوقات میں (طلوع آفتاب، عین زوال اور غروب آفتاب کے علاوہ) ان کی قضا کرتے رہیں، یہاں تک کہ ان کی تعداد پوری ہو جائے۔ اس کے لیے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے ساتھ اس وقت کی قضا نماز ادا کر لیا کریں، البتہ جب بھی موقع ملے اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور قضا کرنے میں نیت کا خیال بھی رکھا جائے، یعنی واضح طور پر قضا کی نیت کی جائے مثلاً اگر فجر کی قضا پڑھ رہے ہوں تو یہ نیت کریں کہ میرے ذمہ فجر کی جو سب سے پہلی نماز واجب ہے اس کی قضا پڑھ رہا ہوں۔ نیز یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں میں صرف فرائض اور وتر کی قضا کرنا لازم ہوتا ہے، سنن و نوافل کی قضا کرنا ضروری نہیں۔



كما في الصحيح للإمام مسلم: (276/1)

عن موسى بن علي عن أبيه قال سمعت عقبة بن عامر الجهني يقول ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصل فيهن أو أن نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب ...

وفي مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (387/2)

(فليصلها إذا ذكرها) فيه وجوب قضاء الفريضة الفائتة سواء تركها بعذر كنوم أو نسيان، أم بغير عذر، وإنما قيد في الحديث بالنسيان لخروجه على سبب، ولأنه إذا وجب القضاء على المعذور فغيره أولى بالوجوب، وهو من باب التنبيه بالأدنى على الأعلى ...

في حاشية الطحطاوي على المراقي: (363) نور محمد

من لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكثر رأيه فإن لم يكن له رأي يقض حتى يتيقن أنه لم يبق عليه شيء.

وفي الشامية: (72/2) ايچ ايم سعيد

(قوله كثرت الفوائت إلخ) مثاله: لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد من التعيين لأن فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فإن أراد تسهيل الأمر، يقول أول فجر مثلا، فإنه إذا صلاه بصير ما يليه أو لا أو يقول آخر فجر، فإن ما قبله يصير آخرًا، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت ...

وفي بدائع الصنائع: (347/1) مكتبه رشيدية

ثم كثرة الفوائت كما تسقط الترتيب في الأداء تسقطه في القضاء لأنها لما عملت في إسقاط الترتيب في غيرها فلا تلتزم عمل في نفسها أولى حتى لو قضى فوائت الفجر كلها ثم الظهر كلها ثم العصر كلها هكذا جاز ...

والله اعلم بالصواب

احمد حسن غفر الله له

محمد مفيض الركن حاشي دارالافتاء جامع اشرف المدارس كراچی

2 ربيع الثاني 1437 هـ

14/1/2016



الجواب صحيح

محمد يونس

بنده محمد يونس عفا الله عنه

2 ربيع الثاني 1437 هـ

14/1/2016

